

## کتابِ دانیال - نمبر ۷۲

پیغمبرانہ اتحاد: قدیم اسرائیل کی تقسیم سے لے کر ریاستہائے متحدہ کے خاتمے تک

Jeff Pippenger

2024-02-05

یربعام کی بغاوت کی گواہی، قدیم اسرائیل کے دو قوموں میں بٹنے کی تاریخ بھی ہے۔ دس قبائل پر مشتمل شمالی مملکت اسرائیل کہلاتی تھی، اور کبھی کبھی افرائیم بھی کہلاتی تھی، اور جنوبی مملکت یہوداہ کہلاتی تھی۔ حزقی ایل کے زمانے میں وہ مملکت کئی برسوں سے دو مملکتوں میں بٹی ہوئی تھی، اور باب سینتیس میں حزقی ایل کو ایک نبوت دی گئی جس میں بتایا گیا کہ وہ دونوں مملکتیں پھر سے ایک قوم بن جائیں گی۔ یہ نبوت زمین کا درندہ (ریاست ہائے متحدہ امریکہ) کی ابتدائی تاریخ میں پوری ہوئی، اور ریاست ہائے متحدہ کے انجام پر آخری بار پوری ہوتی ہے، کیونکہ یسوع ہمیشہ کسی چیز کا انجام اس کی ابتدا کے ذریعے دکھاتا ہے۔

جب اسرائیل دو بادشاہیوں میں تقسیم ہوا تو یربعام کی بغاوت اس بغاوت کی نمائندگی کرتی ہے جو ریاستہائے متحدہ کے آغاز میں بھی اور اس کے انجام پر بھی واقع ہوتی ہے۔ ریاستہائے متحدہ کے آغاز اور انجام کی اس بغاوت میں دو بادشاہیوں کا آپس میں مل جانا شامل ہے۔ مکاشفہ باب اٹھارہ، جیسا کہ ان مضامین میں بہن وائٹ کی تحریروں سے بارہا حوالہ دیا گیا ہے، کلیساؤں کے لیے دو نداؤں کی نمائندگی کرتا ہے۔ اتوار کے قانون کے بحران کے وقت جو دو قومیں آپس میں ملتی ہیں وہ یہ ہیں: ایک لاکھ چوالیس ہزار، اور خدا کا دوسرا ریوڑ جو ابھی تک بابل میں ہے۔

وہ دو قومیں جنہیں ملرائٹ تاریخ میں آپس میں جوڑا گیا، یہوداہ اور افرائیم تھیں۔ وہ اس وقت جوڑی گئیں جب دونوں مملکتوں کے خلاف انفرادی قہر بالترتیب 1798 اور پھر 1844 میں ختم ہو گئے۔ حزقی ایل باب سینتیس میں "مزید برآں" کا لفظ ہمیں اس اطلاق کے بارے میں یقین دلاتا ہے۔ "مزید برآں" کے لفظ کا مطلب یہ ہے کہ "مزید برآں" کے بعد آنے والے پیغام کو اس پیغام کے اوپر رکھا جائے جو "مزید برآں" کے لفظ سے پہلے آیا تھا۔

خداوند کا کلام پھر مجھ پر نازل ہوا اور فرمایا، اے آدم زاد، ایک لکڑی لے اور اس پر لکھ: یہوداہ اور اس کے رفیق بنی اسرائیل کے لیے۔ پھر دوسری لکڑی لے اور اس پر لکھ: یوسف کے لیے، یعنی افرائیم کی لکڑی، اور اس کے رفیق یعنی بنی اسرائیل کے پورے گھرانے کے لیے۔ پھر ان دونوں کو آپس میں ملا کر ایک ہی لکڑی بنا لے، اور وہ تیرے ہاتھ میں ایک ہو جائیں گے۔ حزقی ایل 17:37-15۔

حزقی ایل جب یہ کہتا ہے، "مزید برآں"، تو وہ نبوی اصول تکرار و توسیع کو لاگو کر رہا ہے۔ حزقی ایل کو دو لکڑیاں لینی ہیں، ایک یہوداہ کے لیے اور ایک افرائیم کے لیے، اور دو لکڑیوں سے تمثیلی طور پر دکھائی گئی پیشگوئی کو اٹھا کر پچھلی پیشگوئی کے اوپر رکھنا ہے۔ پچھلی نبوی تمثیل آیت ایک میں اس وقت شروع ہوئی جب حزقی ایل کو مردہ خشک ہڈیوں کی ایک وادی میں لے جایا گیا تھا۔

خداوند کا ہاتھ مجھ پر تھا، اور اُس نے مجھے خداوند کی روح میں باہر نکالا، اور مجھے ایک وادی کے درمیان بٹھایا جو ہڈیوں سے بھری ہوئی تھی۔ اور اُس نے مجھے اُن کے چاروں طرف سے گزارا؛ اور دیکھو، کھلی وادی میں بہت سی تھیں؛ اور دیکھو، وہ نہایت خشک تھیں۔ اور اُس نے مجھ سے کہا، اے آدم زاد، کیا یہ ہڈیاں زندہ ہو سکتی ہیں؟ میں نے جواب دیا، اے خداوند خدا، تو ہی جانتا ہے۔ پھر اُس نے مجھ سے کہا، ان ہڈیوں پر نبوت کر، اور اُن سے کہہ، اے خشک ہڈیو، خداوند کا کلام سنو۔ خداوند خدا ان ہڈیوں سے یوں فرماتا ہے: دیکھو، میں تم میں سانس داخل کروں گا اور تم زندہ ہو جاؤ گے؛ اور میں تم پر اعصاب رکھوں گا، اور تم پر گوشت چڑھاؤں گا، اور تمہیں چمڑی سے

ڈھانپوں گا، اور تم میں سانس ڈالوں گا، اور تم زندہ ہو جاؤ گے؛ اور تم جان لو گے کہ میں خداوند ہوں۔ پس میں نے جیسا مجھے حکم دیا گیا تھا ویسی نبوت کی؛ اور جب میں نبوت کر رہا تھا تو ایک آواز ہوئی، اور دیکھو، ایک کھڑکھڑاہٹ ہوئی، اور ہڈیاں آپس میں مل گئیں، پر ہڈی اپنی ہڈی سے۔ اور میں نے دیکھا تو اعصاب اور گوشت ان پر چڑھ آیا، اور اوپر سے چمڑی نے انہیں ڈھانپ لیا؛ لیکن ان میں سانس نہ تھی۔ تب اُس نے مجھ سے کہا، ہوا پر نبوت کر، نبوت کر، اے آدمزاد، اور ہوا سے کہہ، خداوند خدا یوں فرماتا ہے: اے سانس، چاروں طرف کی ہوا سے آ، اور ان مقتولوں پر پھونک مار تاکہ یہ زندہ ہو جائیں۔ پس میں نے جیسے اُس نے مجھے حکم دیا تھا ویسی نبوت کی، اور سانس ان میں داخل ہوا، اور وہ زندہ ہوئے، اور اپنے پاؤں پر کھڑے ہو گئے، نہایت بڑا لشکر۔ پھر اُس نے مجھ سے کہا، اے آدمزاد، یہ ہڈیاں تمام اسرائیل کا گھرانہ ہیں: دیکھ، وہ کہتے ہیں، ہماری ہڈیاں خشک ہو گئی ہیں، اور ہماری امید جاتی رہی؛ ہم بالکل کٹ گئے ہیں۔ اس لیے تو نبوت کر اور ان سے کہہ، خداوند خدا یوں فرماتا ہے: اے میرے لوگوں، دیکھو، میں تمہاری قبریں کھولوں گا، اور تمہیں تمہاری قبروں سے نکال کر اسرائیل کے ملک میں لے آؤں گا۔ اور تم جان لو گے کہ میں خداوند ہوں، جب میں، اے میرے لوگوں، تمہاری قبریں کھولوں گا اور تمہیں تمہاری قبروں سے نکال لاؤں گا؛ اور میں اپنی روح تم میں ڈالوں گا، اور تم زندہ ہو جاؤ گے، اور میں تمہیں تمہارے اپنے ملک میں بسا دوں گا؛ تب تم جان لو گے کہ میں، خداوند، نے یہ کہا ہے اور اسے پورا کیا ہے، خداوند فرماتا ہے۔  
حزقی ایل 1:37-14.

ان مضامین کے بالکل آغاز سے ہم نے دکھایا ہے کہ مردہ ہڈیوں کی وادی آخری دنوں میں خدا کے لوگوں کی نمائندگی کرتی ہے، اور یہ کہ چاروں ہواؤں کا وہ پیغام جو انہیں ایک زبردست لشکر کی طرح اپنے پاؤں پر کھڑا کر دیتا ہے، آدھی رات کی پکار کا پیغام ہے جو تیسری بائبل سے متعلق اسلام کی شناخت کرتا ہے۔ بہن وائٹ ہڈیوں کو خدا کے لوگ قرار دیتی ہیں۔

میں اپنا قلم رکھ دیتا ہوں اور دعا میں اپنی روح کو بلند کرتا ہوں کہ خداوند اپنے برگشتہ لوگوں پر، جو خشک ہڈیوں کی مانند ہیں، اپنی سانس پھونکے تاکہ وہ زندہ ہو جائیں۔ جنرل کانفرنس بلیٹن، 4 فروری، 1893۔

ہم نے پچھلے مضامین میں دکھایا ہے کہ 18 جولائی 2020 کی نشاندہی کرنے والا نبوی پیغام غلط تھا، اور یہ کہ اس جھوٹے اعلان نے دس کنواریوں کی تمثیل میں پہلی مایوسی اور انتظار کے زمانے کی آمد کو نشان زد کیا۔ اگرچہ میلراٹھ دور میں وقت کا اعلان جائز تھا، مگر 1844 کے بعد کبھی بھی کوئی اور پیغام وقت کی بنیاد پر نہیں ہونا تھا۔ جب فیوچر فار امریکہ نے 18 جولائی 2020 کا اعلان کیا، تو وہ اُس تاریخ کی طرف واپس پھسل گئے جب وقت کا اعلان قابل قبول سمجھا جاتا تھا، اور ایسا کر کے انہوں نے گناہ کیا، اور وہ مکاشفہ باب گیارہ کے بڑے شہر کی گلی میں مارے گئے۔ گلی میں مردہ پڑے ہوئے، پھر انہیں جی اٹھنا ضروری تھا، جیسے دو گواہ ساڑھے تین دن کے بعد جی اٹھے تھے۔

خشک ہڈیوں کو اس بات کی ضرورت ہے کہ خدا کی پاک روح ان پر سانس پھونکے، تاکہ وہ مردوں میں سے جی اٹھنے کی مانند حرکت میں آجائیں۔ بائبل ٹریننگ اسکول، 1 دسمبر، 1903۔

گزشتہ مضامین میں ہم نے دکھایا ہے کہ چار ہواؤں کا وہ پیغام جو دو گواہوں کو پھر زندہ کرتا ہے، تیسری مصیبت میں اسلام کا پیغام ہے، اور یہ کہ یہی پیغام آخری ایام کی آدھی رات کی پکار ہے۔ حزقی ایل "مزید برآں" کہہ کر یہ واضح کرتا ہے کہ اس تاریخ کے دوران، جو آدھی رات کی پکار کے اعلان کی مثال پیش کرتی ہے، دو لکڑیاں—ایک افرائیم اور ایک یہوداہ کے طور پر—آپس میں جوڑی جائیں اور ایک قوم بن جائیں۔ دس کنواریوں کی تمثیل آخری ایام میں حرف بہ حرف اسی طرح پوری ہوتی ہے جیسے وہ ملرائیٹ تاریخ میں پوری ہوئی تھی۔ جس زمانے میں ملرائیٹ تاریخ میں آدھی رات کی پکار پوری ہوئی، اور پھر آخری ایام کی تکمیل میں بھی، "دو لکڑیاں" ملائی گئی تھیں اور دوبارہ ملائی جائیں گی۔

وہ دو لکڑیاں قدیم اسرائیل کی شمالی مملکت (افرائیم) اور جنوبی مملکت (یہوداہ) کی نمائندگی کرتی تھیں۔ ہم نے یہ بھی دکھایا ہے کہ ولیم ملر کی مثال ایلیاہ سے دی گئی تھی، اور یہ کہ ساڑھے تین برس کی خشک سالی کے دوران ایلیاہ صرفت کی بیوہ کے پاس چلا گیا تھا۔

اور خداوند کا کلام اس کے پاس آیا اور فرمایا، اٹھ، صرفت کو جا جو صیدوں کے علاقہ میں ہے، اور وہاں رہ: دیکھ، میں نے وہاں ایک بیوہ عورت کو حکم دیا ہے کہ وہ تجھے سنبھالے۔ پس وہ اٹھا اور صرفت کو چلا گیا۔ اور جب وہ شہر کے دروازے پر پہنچا تو دیکھا کہ ایک بیوہ عورت وہاں لکڑیاں چن رہی تھی۔ اس نے اسے آواز دے کر کہا، میں تیری منت کرتا ہوں کہ مجھے پینے کے لیے کسی برتن میں ذرا سا پانی لا دے تاکہ میں پی لوں۔ اور جب وہ اسے لینے جا رہی تھی تو اس نے اسے پھر پکارا اور کہا، میں تیری منت کرتا ہوں کہ اپنے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا بھی میرے لیے لے آ۔ اس نے کہا، خداوند تیرے خدا کی حیات کی قسم، میرے پاس روٹی نہیں، بلکہ مٹکے میں آٹے کی ایک مٹھی اور کوزے میں تھوڑا سا تیل ہے؛ اور دیکھ، میں دو لکڑیاں چن رہی ہوں تاکہ جا کر اسے اپنے اور اپنے بیٹے کے لیے پکا لوں تاکہ ہم اسے کھا کر مر جائیں۔ تب ایلیاہ نے اس سے کہا، خوف نہ کر؛ جا اور جیسا تو نے کہا ویسا ہی کر: لیکن پہلے اسی سے میرے لیے ایک چھوٹی سی روٹی بنا اور اسے میرے پاس لے آ، پھر اپنے اور اپنے بیٹے کے لیے بنا۔ کیونکہ خداوند خدای اسرائیل یوں فرماتا ہے: آٹے کا مٹکا خالی نہ ہوگا، اور تیل کا کوزہ ختم نہ ہوگا، اس دن تک جس دن خداوند زمین پر بارش برسائے گا۔ پس وہ گئی اور ایلیاہ کے کہنے کے مطابق کیا: اور وہ، ایلیاہ اور اس کا گھرانہ بہت دنوں تک کھاتے رہے۔ 1 سلاطین 17:8-15.

عبارت میں "بہت دن" سے مراد وہ ساڑھے تین سال ہیں جن کے دوران اخاب نے الیاس کو تلاش کیا، اور وہ پاپائی ظلم و ستم کے بارہ سو ساٹھ برس کی نمائندگی کرتے تھے۔ پاپائی ظلم و ستم کے "بہت دن" کے بارے میں یسوع نے فرمایا:

اور اگر وہ دن گھٹائے نہ جاتے تو کوئی بشر نہ بچتا، لیکن برگزیدوں کی خاطر وہ دن گھٹائے جائیں گے۔ متی 24:22.

سسٹر وائٹ براہ راست یسوع کے "ان دنوں" کے متعلق بیان کو پاپائی ایذا رسانی کا دور قرار دیتی ہیں۔

کلیسیا پر ظلم و ستم پورے 1260 برس کی مدت کے دوران مسلسل جاری نہیں رہا۔ خدا نے اپنی قوم پر رحم کرتے ہوئے ان کی آتشیں آزمائش کا وقت کم کر دیا۔ کلیسیا پر آنے والی 'بڑی مصیبت' کی پیش گوئی کرتے ہوئے نجات دہندہ نے فرمایا: 'اگر وہ دن گھٹائے نہ جاتے تو کوئی بشر نجات نہ پاتا، لیکن برگزیدوں کی خاطر وہ دن گھٹا دیے جائیں گے۔' متی 24:22. اصلاح مذہب کے اثر کے باعث یہ ایذا رسانی 1798 سے پہلے ہی ختم کر دی گئی۔ عظیم کشمکش، 266، 267.

وہ "بہت دن" جن میں ایلیاہ کی خوراک ایک بیوہ عورت فراہم کرتی رہی، وہی "بہت دن" تھے جنہیں دانی ایل نے پاپائی ظلم و ستم کے دن قرار دیا تھا۔

اور جو لوگ قوم میں سمجھ رکھتے ہیں وہ بہتوں کو تعلیم دیں گے، تو بھی وہ تلوار اور آگ، اسیری اور لوٹ مار سے بہت دنوں تک گرتے رہیں گے۔ اور جب وہ گریں گے تو انہیں تھوڑی سی مدد پہنچے گی، لیکن بہت سے خوشامدی باتوں کے ساتھ ان سے مل جائیں گے۔ اور اہل فہم میں سے بعض اس لیے گریں گے کہ ان کو آزمایا جائے، پاک کیا جائے اور سفید کیا جائے، یہاں تک کہ وقت آخر تک، کیونکہ ابھی تک ایک مقررہ وقت باقی ہے۔ دانی ایل 11:33-35

"وقت آخر"، جو آیات میں "وقت مقرر" بھی ہے، سن 1798 تھا، اور وہ پاپائی ظلم و ستم کے خاتمے کی علامت تھا، جیسا کہ اس کی تمثیل ایلیاہ کے صیرفہ کی بیوہ کے ساتھ رینے کے زمانے میں پیش کی گئی تھی۔ اس تاریخ میں وہ بیوہ، جو غیر بیابھی کلیسیا کی نمائندگی کرتی تھی، مکاشفہ کی کتاب کے باب

بارہ میں بیابان کی کلیسیا کے طور پر شناخت کی گئی۔ وہ دو لکڑیاں جمع کر رہی تھی، نہ ایک لکڑی اور نہ دس لکڑیاں، بلکہ دو لکڑیاں۔ حزقی ایل کو دو لکڑیاں لینا تھا، ایک اسرائیل کی شمالی بادشاہی کے لیے اور ایک اسرائیل کی جنوبی بادشاہی کے لیے، اور انہیں ملا کر ایک لکڑی بنانا تھا۔ یہ دونوں بادشاہیاں پچیس سو بیس برس تک منتشر رہی تھیں، لیکن خدا کا وعدہ تھا کہ وہ انہیں جمع کرے گا۔ وہ عورت وہ دو لکڑیاں جمع کر رہی تھی جنہیں آپس میں جوڑا جانا تھا، اور وہ یہ کام "جب تک کہ خداوند زمین پر مینہ نہ برسائے" کرتی رہی۔

وہ دن جب خداوند نے "بارش" بھیجی، ملرائٹوں کی تاریخ کی "آدھی رات کی پکار" کی نشاندہی کر رہا تھا، جو 22 اکتوبر، 1844ء کو اپنے انجام پر پہنچی، جب عہد کا رسول ناگہاں اُس پیکل میں آ پہنچا جو اُس نے 1798 (پہلے غضب کا خاتمہ) سے لے کر 22 اکتوبر، 1844ء (آخری غضب کا خاتمہ) تک قائم کیا تھا۔ اسی مدت میں، "آدھی رات کی پکار" کا پیغام، جس کی نمائندگی حزقی ایل کی ہڈیوں کی وادی والی تمثیل میں کی گئی تھی، پورا ہوا، جب شمالی اور جنوبی بادشاہیوں کی دو عصائیں باہم مل کر ایک قوم بن گئیں، ایک بادشاہ کے ساتھ، کیونکہ 22 اکتوبر، 1844ء کو مسیح باپ کے حضور آیا اور بادشاہی حاصل کی۔

"مسیح کا ہمارے سردار کاہن کے طور پر نہایت مقدس مقام میں، مقدس کی تطہیر کے لیے، آنا—جیسا کہ دانی ایل 8:14 میں نمایاں کیا گیا ہے؛ اور ابن آدم کا قدیم الایام کے حضور آنا—جیسا کہ دانی ایل 7:13 میں پیش کیا گیا ہے؛ اور خداوند کا اپنے پیکل میں آنا—جیسا کہ ملاکی نے اُس کی پیشین گوئی کی ہے—یہ سب ایک ہی واقعہ کی توصیفات ہیں؛ اور یہی واقعہ اُس دولہا کے شادی میں آنے سے بھی ظاہر کیا گیا ہے، جسے مسیح نے متی 25 کی دس کنواریوں کی تمثیل میں بیان کیا ہے۔" دی گریٹ کانٹروورسی، 426۔

مسیح کو 22 اکتوبر 1844 کو ایک بادشاہی ملی، جیسا کہ دانی ایل میں نشان دہی کی گئی ہے۔

میں نے رات کی روباؤں میں دیکھا، اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جو ابن آدم کی مانند تھا آسمان کے بدلوں کے ساتھ آیا، اور عتیق الایام کے پاس پہنچا، اور وہ اسے اس کے حضور لے آئے۔ اور اسے سلطنت، جلال اور بادشاہی دی گئی تاکہ سب لوگ، قومیں اور زبانیں اس کی خدمت کریں۔ اس کی سلطنت ابدی سلطنت ہے جو کبھی ختم نہ ہوگی، اور اس کی بادشاہی ایسی ہے جو ہرگز برباد نہ کی جائے گی۔ دانی ایل 7:13، 14۔

جب حزقی ایل کی دو لکڑیاں آپس میں جوڑ دی جاتی ہیں، تو ان پر ایک ہی بادشاہ حکمرانی کرتا ہے۔

اور میرا خادم داؤد اُن پر بادشاہ ہوگا؛ اور اُن سب کا ایک ہی چرواہا ہوگا۔ وہ میرے فیصلوں پر چلیں گے، اور میری شریعتوں کو مانیں گے اور اُن پر عمل کریں گے۔ اور وہ اُس زمین میں بسیں گے جو میں نے اپنے خادم یعقوب کو دی تھی، جہاں تمہارے باپ دادا بسے تھے؛ اور وہ اسی میں بسیں گے، یعنی وہ خود، اُن کے بچے، اور اُن کے بچوں کے بچے ہمیشہ کے لیے؛ اور میرا خادم داؤد اُن کا سردار ہمیشہ رہے گا۔ حزقی ایل 37:24، 25۔

تمام نبی آپس میں متفق ہیں، اور بادشاہ داؤد وہی مسیح ہے جو 22 اکتوبر 1844ء کو باپ کے حضور آیا اور اُس نے ایک ایسی بادشاہی حاصل کی جو اسرائیل (شمالی سلطنت) اور یہوداہ (جنوبی سلطنت) کی دو لاکھوں سے جمع کی گئی تھی۔ دو سلطنتوں کی پراگندگی 1798 سے 1844 تک کے چھپالیس برسوں کے دوران ختم ہوئی، جب مسیح نے اُس پیکل کو جو ویران اور پامال کی گئی تھی، پھر سے برپا کیا۔ جب اُس نے پیکل کو برپا کیا، تو وہ پھر اچانک بطور عہد کے قاصد اپنی پیکل میں آ پہنچا، ملاکی باب تین کی تکمیل میں۔ حزقی ایل اس حقیقت سے متفق ہے، کیونکہ تمام نبی آپس میں متفق ہیں۔

اور میرا خادم داؤد اُن پر بادشاہ ہوگا؛ اور اُن سب کا ایک ہی چرواہا ہوگا۔ وہ میرے احکام پر چلیں گے، میرے آئین کی پاسداری کریں گے اور انہیں بجا لائیں گے۔ اور وہ اس زمین میں بسیں گے جو میں نے اپنے خادم یعقوب کو دی ہے، جہاں تمہارے باپ دادا بسے تھے؛ اور وہ اسی میں بسیں گے، وہ خود، اُن کے بچے اور اُن کے بچوں کے بچے، ہمیشہ تک؛ اور میرا خادم داؤد ہمیشہ کے لئے اُن کا سردار ہوگا۔ مزید یہ کہ میں اُن کے ساتھ امن کا عہد باندھوں گا؛ یہ اُن کے ساتھ ایک ابدی عہد ہوگا؛ اور میں انہیں بساؤں گا اور اُن کی تعداد بڑھاؤں گا، اور اپنا مقدس مقام ہمیشہ کے لئے اُن کے درمیان رکھوں گا۔ میرا مسکن بھی اُن کے ساتھ ہوگا؛ ہاں، میں اُن کا خدا ہوں گا اور وہ میری قوم ہوں گے۔  
حزقی ایل 24:37-27

یہ مسیح ہی ہے جو ہیکل تعمیر کرتا ہے۔

اور اُس سے کہو، رب الافواج یوں فرماتا ہے: دیکھو، وہ مرد جس کا نام "شاخ" ہے؛ وہ اپنی جگہ سے ابھرے گا اور وہ خداوند کی ہیکل بنائے گا۔ وہی خداوند کی ہیکل بنائے گا، اور وہ جلال اٹھائے گا، اور اپنے تخت پر بیٹھ کر سلطنت کرے گا؛ اور وہ اپنے تخت پر کاہن بھی ہوگا؛ اور ان دونوں کے درمیان سلامتی کی مشورت ہوگی۔ اور وہ تاج حیلیم، طوبیاء، یدعیاء اور جن بن صفنیاء کے لئے خداوند کی ہیکل میں یادگار رہیں گے۔ اور جو دور ہیں وہ آ کر خداوند کی ہیکل میں تعمیر کریں گے، اور تم جان لوگے کہ رب الافواج نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ اور یہ تب ہوگا اگر تم اپنے خداوند خدا کی آواز کی پوری فرمانبرداری کرو گے۔ زکریا 6:12-15۔

مسیح "شاخ" ہے، اور اُس نے کہا کہ اگر وہ اُس کے اپنے ہیکل کو ڈھا دیں تو وہ اسے تین دن میں پھر کھڑا کر دے گا؛ اس پر یہودیوں نے جواب دیا کہ اس ہیکل کی تعمیر میں چھیالیس برس لگے۔

تب یہودیوں نے جواب میں اس سے کہا، چونکہ تُو یہ کام کرتا ہے، تُو ہمیں کیا نشان دکھاتا ہے؟ یسوع نے جواب میں ان سے کہا، اس ہیکل کو ڈھا دو، اور میں اسے تین دن میں پھر کھڑا کر دوں گا۔ تب یہودیوں نے کہا، یہ ہیکل چھیالیس برس میں تعمیر ہوئی ہے، اور کیا تُو اسے تین دن میں کھڑا کرے گا؟ یوحنا 2:18-20۔

اس عبارت میں مسیح اپنے بدن کے بارے میں فرما رہے تھے، لیکن تمام انبیا اپنے جینے کے زمانے کی نسبت آخری ایام کے بارے میں زیادہ کلام کرتے ہیں۔ تیسرے دن مسیح کا جی اٹھنا، آدھی رات کی پکار میں روح القدس کے نزول کے دوران مردہ ہڈیوں کے جی اٹھنے کی نمائندگی کرتا تھا۔ وہ بارش جو ایلیا کی گواہی کا موضوع ہے، بعل اور عشتاروت کے نبیوں سے اس کے مقابلے کے عروج پر ظاہر ہوئی۔ تب یہ ثابت ہو گیا کہ ایلیا کا خدا سچا خدا ہے، اور یہ بھی کہ ایلیا سچا نبی ہے۔

جب پہلی مایوسی پیش آئی تو یہ ظاہر ہو گیا کہ پروٹسٹنٹ، بعل اور عشتورت کے نبیوں کی مانند، جھوٹے نبی ثابت ہوئے۔ پھر انتظار کا زمانہ شروع ہوا، اور اس نے آدھی رات کی پکار کے پیغام تک راہ ہموار کی، جس کے نتیجے میں مسیح ناگہاں اپنے ہیکل میں آیا۔ آدھی رات کی پکار کی نمائندگی حزقی ایل کے اُس پیغام سے ہوتی ہے جو ہڈیوں کو اٹھا کر ایک قوی لشکر کی صورت میں کھڑا کرتا ہے۔ مزید برآں، اس مدت (چھیالیس سال) کے دوران، دو لکڑیاں آپس میں ملائی جانی تھیں تاکہ ایک قوم بنے جس کا ایک بادشاہ ہو۔

خداوند کا کلام پھر مجھ پر نازل ہوا، کہتا ہوا: مزید یہ کہ، اے آدم زاد، اپنے لیے ایک چھڑی لے، اور اس پر یہ لکھ: یہوداہ کے لیے، اور بنی اسرائیل جو اس کے رفیق ہیں اُن کے لیے۔ پھر ایک اور چھڑی لے، اور اس پر یہ لکھ: یوسف کے لیے، یعنی افرائیم کی چھڑی، اور تمام خاندان اسرائیل جو اس کے رفیق ہیں اُن کے لیے۔ اور ان دونوں کو آپس میں جوڑ کر ایک ہی چھڑی بنا دے؛ اور وہ تیرے ہاتھ میں ایک ہو جائیں گی۔ اور جب تیری قوم کے لوگ تجھ سے کہیں، کیا تو ہمیں نہیں بتائے گا کہ ان سے تیرا مطلب کیا ہے؟ تو ان سے کہ، خداوند خدا یوں فرماتا ہے: دیکھ، میں یوسف کی چھڑی جو افرائیم کے

ہاتھ میں ہے، اور اسرائیل کے قبائل جو اس کے رفیق ہیں، لے لوں گا، اور انہیں اس کے ساتھ، یعنی یہوداہ کی چھڑی کے ساتھ، ملا دوں گا، اور انہیں ایک چھڑی بنا دوں گا، اور وہ میرے ہاتھ میں ایک ہوں گے۔ اور وہ چھڑیاں جن پر تو لکھے گا ان کی آنکھوں کے سامنے تیرے ہاتھ میں ہوں گی۔ اور ان سے کہہ، خداوند خدا یوں فرماتا ہے: دیکھ، میں بنی اسرائیل کو ان قوموں میں سے، جہاں جہاں وہ گئے ہیں، نکال لوں گا، اور ہر طرف سے انہیں جمع کر کے ان کی اپنی زمین میں لے آؤں گا۔ اور میں انہیں اسرائیل کی سرزمین کے پہاڑوں پر ایک قوم بنا دوں گا، اور ایک بادشاہ ان سب پر بادشاہ ہوگا؛ اور وہ پھر کبھی دو قومیں نہ رہیں گے، نہ پھر کبھی دو بادشاہیوں میں تقسیم ہوں گے۔ اور وہ اب اپنی بتوں سے، نہ اپنی قابل نفرت چیزوں سے، اور نہ اپنی کسی خطا سے اپنے آپ کو ناپاک کریں گے؛ بلکہ میں انہیں ان کی تمام رینے کی جگہوں میں سے، جہاں انہوں نے گناہ کیا ہے، چھڑا لوں گا اور انہیں پاک کروں گا۔ پس وہ میری قوم ہوں گے اور میں ان کا خدا ہوں گا۔ حزقی ایل 23-37:15

وہ دو لکڑیاں جنہیں بیوہ ایلیاہ کی بارش سے پہلے، نصف شب کی پکار کے دوران، چن رہی تھی، اسرائیل کی شمالی اور جنوبی مملکتیں تھیں جو منتشر ہو چکی تھیں اور جنہیں 22 اکتوبر، 1844 کو ایک قوم میں جمع کیا جانا تھا، جب حقیقی یوم کفارہ شروع ہوا، کیونکہ وعدہ تھا کہ اس وقت خدا "انہیں پاک کرے گا۔" یہ پاکیزگی، جو تفتیشی عدالت کی نمائندگی کرتی ہے، اسی وقت شروع ہوئی۔ دو لکڑیوں کے اس جمع کیے جانے کو درست طور پر سمجھنا ضروری ہے، کیونکہ خدا ہمیشہ کسی چیز کے انجام کو اس کی ابتدا کے ذریعے واضح کرتا ہے۔

1844 اسرائیل کی دو بادشاہیوں کے خاتمے کا سال تھا، کیونکہ وہ اس وقت ایک بادشاہی بن چکی تھیں، یعنی روحانی اسرائیل، اور اس کے بعد سے وہ صرف ایک ہی قوم رینے والی تھیں۔ اس تاریخ کی مثال اُس ابتدائی تاریخ سے دی گئی ہے جب وہ دو قوموں میں بٹ گئے تھے، جو یربعام کی بغاوت کی تاریخ ہے۔

یربعام کے جعلی نظام عبادت کی تاریخ کو اس کی بادشاہی کے انجام پر بھی نمایاں کیا جانا چاہیے۔ قدیم اسرائیل کے آغاز میں ہارون کی بغاوت اور شمالی بادشاہی کے آغاز میں یربعام کی بغاوت، 1863 کی بغاوت کی نمائندگی کرتی ہیں، اور 1863 اسی وقت صاف طور پر سمجھ آتا ہے جب یربعام کی بادشاہی کا انجام—جس کی نمائندگی دو لکڑیوں کے جوڑے سے ہوتی ہے—1863 پر بھی منطبق کیا جائے۔ تب 1863 واضح طور پر ایک ایسی نسل کے طور پر دکھائی دیتا ہے جس نے بت غیرت قائم کیا۔ ہم اس مطالعے کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

لیکن خشک ہڈیوں کی یہ تشبیہ صرف دنیا پر ہی صادق نہیں آتی، بلکہ ان پر بھی جو عظیم نور کی برکت پانچے ہیں؛ کیونکہ وہ بھی وادی کے ڈھانچوں کی مانند ہیں۔ ان کے پاس انسانوں کی صورت، جسم کا ڈھانچہ تو ہے؛ مگر ان میں روحانی زندگی نہیں۔ لیکن یہ تمثیل خشک ہڈیوں کو صرف آپس میں جوڑ کر آدمیوں کی صورت بنا کر نہیں چھوڑتی؛ کیونکہ فقط اعضا اور خدوخال کی ہم آہنگی کافی نہیں۔ ان جسموں میں زندگی کی سانس پھونکی جانا ضروری ہے، تاکہ وہ سیدھے کھڑے ہوں اور فعالیت میں آجائیں۔ یہ ہڈیاں گھر اسرائیل اور خدا کی کلیسیا کی نمائندگی کرتی ہیں، اور کلیسیا کی امید روح القدس کے زندگی بخش اثر میں ہے۔ ضروری ہے کہ خداوند ان خشک ہڈیوں پر دم پھونکے، تاکہ وہ زندہ ہو جائیں۔

روح خدا اپنی حیات بخش قدرت کے ساتھ ہر انسان کے اندر موجود ہونا چاہیے تاکہ ہر روحانی پٹھا اور رگ و پے حرکت میں رہے۔ روح القدس کے بغیر، خدا کی سانس کے بغیر، ضمیر میں جمود آجاتا ہے اور روحانی زندگی کا فقدان ہو جاتا ہے۔ بہت سے لوگ جن میں روحانی زندگی نہیں، ان کے نام کلیسیا کے ریکارڈ میں تو درج ہیں، مگر وہ برہ کی کتاب حیات میں لکھے ہوئے نہیں۔ وہ کلیسیا سے تو ملحق ہو سکتے ہیں، لیکن خداوند سے متحد نہیں۔ وہ مخصوص فرائض کے ایک سلسلے کی

ادائیگی میں مستعد بھی ہو سکتے ہیں اور زندہ آدمی سمجھے بھی جا سکتے ہیں؛ لیکن اُن میں سے بہت سے اُن لوگوں میں شامل ہیں جن کے بارے میں کہا گیا ہے: 'نام ہے کہ تو زندہ ہے، مگر مردہ ہے'۔

جب تک روح کا خدا کی طرف حقیقی رجوع نہ ہو؛ جب تک خدا کی زندگی بخش سانس روح میں روحانی زندگی نہ ڈالے؛ جب تک حق کے اقرار کرنے والے آسمانی اصول سے متحرک نہ ہوں، تب تک وہ اُس غیر فانی بیج سے پیدا نہیں ہوتے جو ابد تک زندہ اور قائم رہتا ہے۔ جب تک وہ مسیح کی راستبازی پر اپنا واحد سہارا سمجھ کر بھروسا نہ کریں؛ جب تک وہ اس کے کردار کی پیروی نہ کریں اور اس کی روح کے موافق محنت نہ کریں، وہ ننگے ہیں؛ ان پر اس کی راستبازی کا لباس نہیں۔ مردوں کو اکثر زندہ سمجھ لیا جاتا ہے؛ کیونکہ جو لوگ اپنی سمجھ کے مطابق جسے وہ نجات کہتے ہیں، اسے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، ان میں خدا اپنی بھلی مرضی کے مطابق چاہنے اور کرنے کے لیے کارفرما نہیں ہوتا۔

"اس طبقے کی خوب نمائندگی اُس خشک پڈیوں کی وادی سے ہوتی ہے جسے حزقی ایل نے رؤیا میں دیکھا تھا۔" ریویو اینڈ بیرلڈ، 17 جنوری، 1893۔